بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 / مارچ 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک سال پہلے جو آخری حج کیا، اس وقت فتنہ پردازوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حج سے واپسی پر حضرت معاویہؓ بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ مدینہ آئے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ سے علیحدہ مل کر درخواست کی کہ فتنہ بڑھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے آپ میرے ساتھ شام چلیں کیونکہ شام میں ہر طرح سے امن ہے اور کسی قسم کا فساد نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو جواب دیا کہ میں رسول کریم ﷺ کی ہمسائیگی کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا خواہ جسم کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔ حضرت معاویہؓ نے کہا پھر دوسرا مشورہ یہ ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ایک دستہ شامی فوج کا آپ کی حفاظت کیلئے بھیج دوں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ نہ میں عثمان کی جان کی حفاظت کے لئے اس قدر بوجھ بیت المال پر ڈال سکتا ہوں اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ مدینہ کے لوگوں کو فوج رکھ کر تنگی میں ڈالوں۔ اس پر حضرت معاویہؓ نے عرض کی کہ پھر تیسری تجویز یہ ہے کہ صحابہ کی موجودگی میں لوگوں کو جرأت ہے کہ اگر عثمان نہ رہے تو ان میں سے کسی کو آگے کھڑا کر دیں گے۔ ان لوگوں کو مختلف ملکوں میں پھیلا دیں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کو رسول کریم ﷺ نے جمع کیا ہے میں ان کو پراگندہ کر دوں۔ اس پر معاویہ رو پڑے اور عرض کی کہ اگر یہ تدابیر آپ قبول نہیں کرتے تو اتنا تو کیجئے کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اگر میری جان کو کوئی نقصان پہنچا تو معاویہ کو میرے قصاص کا حق ہوگا۔ شاید لوگ اس سے خوف کھا کر شرارت سے باز رہیں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ معاویہ جو ہونا ہے ہو کر رہے گا میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کی طبیعت سخت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مسلمانوں پر سختی کریں۔ اس پر حضرت معاویہؓ روتے ہوئے آپ کے پاس سے اٹھے اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ

شاید یہ آخری ملاقات ہو اور باہر نکل کر صحابہ سے کہا اسلام کا دارومدار آپ لوگوں پر ہے حضرت عثمانؓ اب بالکل ضعیف ہو گئے ہیں اور فتنہ بڑھ رہا ہے آپ لوگ ان کی نگہداشت رکھیں یہ کہہ کر معاویہ شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت سے قبل کے فتنہ اور آپ کے واقعہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں چونکہ باغیوں کو بظاہر غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ انہوں نے آخری حیلے کے طور پر ایک شخص کو حضرت عثمانؓ کی طرف بھیجا کہ وہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر خود دستبردار ہو جائیں گے تو مسلمانوں کو انہیں سزا دینے کا کوئی حق اور موقع نہ رہے گا۔ حضرت عثمانؓ نے اس پیغامبر سے فرمایا کہ میں نے تو جاہلیت میں بھی بدیوں سے پرہیز کیا ہے اور اسلام میں بھی اس کے احکام کو نہیں توڑا میں کیوں اور کس جرم میں اس عہدے کو چھوڑ دوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ میں تو اس قمیص کو کبھی نہیں اتاروں گا جو خدا تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے۔ وہ شخص یہ جواب سن کر واپس آ گیا اور اپنے ساتھیوں سے ان الفاظ میں آ کر مخاطب ہوا کہ خدا کی قسم ہم سخت مصیبت میں پھنس گئے ہیں خدا کی قسم مسلمانوں کی گرفت سے عثمان کو قتل کرنے کے سوائے ہم بچ نہیں سکتے۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی ہمسائے کے گھر کی دیوار پھاند کر حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا جائے۔ جب یہ لوگ اندر گھسے تو حضرت عثمانؓ قرآن کریم پڑھ رہے تھے ان دنوں میں آپ نے ایک کام یہ کیا کہ ان لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے آپؓ نے دو آدمیوں کو خزانے کی حفاظت کے لئے مقرر کیا کیونکہ جیسا کہ ثابت ہے اس رات رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو نظر آئے اور فرمایا کہ عثمان آج شام کو روزہ ہمارے ساتھ کھولنا۔ اس رؤیا سے آپ کو یقین ہو گیا تھا کہ آج میں شہید ہو جاؤں گا۔ حملہ آوروں میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور ایک لوہے کی سیخ حضرت عثمان کے سر پر ماری اور حضرت عثمان کے سامنے جو قرآن کریم دھرا ہوا تھا اس کو لات مار کر پھینک دیا۔ قرآن کریم لڑھک کر حضرت عثمانؓ کے پاس آ گیا اور آپ کے سر پر سے خون کے قطرات گر کر اس پر آ پڑے۔ جس آیت پر آپ کا خون گرا وہ ایک زبردست پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر جا کر اس شان سے پوری ہوئی کہ سخت دل سے سخت دل آدمی نے اس کے خونی حروف کی جھلک کو دیکھ کر خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ آیت یہ تھی۔ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اللہ تعالیٰ ضرور ان سے تیرا بدلہ لے گا اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص آگے بڑھا اور اس نے تلوار سے آپ پر حملہ کرنا چاہا۔ پہلا وار کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روکا اور آپ کا ہاتھ کٹ گیا اس پر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم یہ وہ ہاتھ ہے جس نے سب سے پہلے قرآن کریم لکھا تھا۔ اس کے بعد پھر اس نے دوسرا

وار کر کے آپ کو قتل کرنا چاہا تو آپ کی بیوی نائلہ وہاں آ گئیں اور اپنے آپ کو بیچ میں کھڑا کر دیا مگر اس شقی نے ایک عورت پر بھی وار کرنے سے دریغ نہ کیا جس سے اُن کی انگلیاں کٹ گئیں اور وہ علیحدہ ہو گئیں۔ پھر اس نے ایک وار حضرت عثمانؓ پر کیا اور آپ کو سخت زخمی کر دیا۔ اس کے بعد اس شقی نے یہ خیال کر کے کہ ابھی جان نہیں نکلی، آپ کا گلا پکڑ کر گھونٹنا شروع کیا اور اس وقت تک آپ کا گلا نہیں چھوڑا جب تک آپ کی روح جسم خاکی سے پرواز کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعوت کو لبیک کہتی ہوئی عالم بالا کو پرواز نہیں کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب اسلامی حکومت کا تخت خلیفہ سے خالی ہو گیا۔ اہل مدینہ نے مزید کوشش فضول سمجھی اور ہر ایک اپنے اپنے گھر جا کر بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو مار کر گھر پر دست تعدی دراز کرنا شروع کیا حضرت عثمانؓ کی بیوی نے چاہا کہ اس جگہ سے ہٹ جاویں تو اس کے لوٹتے وقت ان میں سے ایک کمبخت نے اپنے ساتھیوں سے ان کے متعلق نہایت غلیظ الفاظ میں تبصرہ کیا۔ ان لوگوں کی بیحیائی ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی قسم کی بداعمالی بھی ان سے بعید نہ تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بہت بڑا مرتبہ دیا ہے اور میں اس پر فخر کرتا ہوں لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اس وقت ہوتا اور اب نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ان لوگوں نے حضرت عائشہؓ کو بے پردہ کیا۔

حضرت عثمانؓ کے ساتھ جو واقعات پیش آئے ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں سے کبھی خائف نہیں ہوئے کہ مجھ سے کیا سلوک ہو گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم عقل کے ساتھ دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ یہ ایک عظیم الشان سلسلہ ہے یعنی سلسلہ خلافت۔ میں دوسروں کے متعلق تو نہیں جانتا مگر کم از کم اپنے متعلق جانتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کی تاریخ پڑھنے کے بعد جب میں حضرت عثمانؓ پر پڑی ہوئی مصیبتوں پر نظر کرتا ہوں اور دوسری طرف اس نور اور روحانیت کو دیکھتا ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آ کر ان میں پیدا کیا تو میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں میری دس ہزار نسلیں پیدا ہونے والی ہوتیں اور وہ ساری کی ساری ایک ساتھ جمع کر کے قربان کر دی جاتیں تا وہ فتنہ ٹل سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جوں دے کر ہاتھی خریدنے کا سودا ہے۔ حضرت عمرؓ کے بعد تمام صحابہؓ کی نظر مسند خلافت پر بیٹھنے کیلئے حضرت عثمانؓ پر پڑی اور آپ اکابر صحابہ کے مشورے سے اس کام کیلئے منتخب کئے گئے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داماد تھے اور یکے بعد دیگرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ سے ہی بیاہی گئیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں آپ کو خاص قدر و منزلت حاصل تھی۔ آپ اہل مکہ کی نظر میں بہت ممتاز حیثیت

رکھتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے اسلام اختیار کرنے کے بعد جن خاص خاص لوگوں کو تبلیغ اسلام کے لئے منتخب کیا ان میں ایک حضرت عثمانؓ بھی تھے۔ رسول کریم ﷺ آپ کا بہت احترام فرماتے تھے ایک دفعہ آپؐ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور آپؐ اسی طرح لیٹے رہے پھر حضرت عمرؓ تشریف لائے تب بھی آپؐ اسی طرح لیٹے رہے پھر حضرت عثمانؓ تشریف لائے تو آپؐ نے جھٹ اپنے کپڑے سمیٹ کر درست کر لئے اور فرمایا حضرت عثمانؓ کی طبیعت میں حیاء بہت ہے اس لئے میں اس کے احساسات کا خیال کر کے ایسا کرتا ہوں۔ آپ ان شاذ آدمیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کبھی شراب کو منہ نہیں لگایا اور زنا کے نزدیک نہیں گئے۔ آپ کوئی معمولی آدمی نہ تھے نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق آپ میں پائے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ آپ پر نہایت خوش تھے اور حضرت عمرؓ نے آپ کو ان چھ آدمیوں میں سے ایک قرار دیا جنہیں حضرت رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت تک آپؐ کی اعلیٰ درجہ کی خوشنودی حاصل تھی۔ آپ عشرۃ مبشرۃ میں سے ایک فرد ہیں۔

حضرت عثمانؓ نے سترہ یا اٹھارہ ذوالحجہ 35 ہجری کو جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد بیاسی سال کی عمر میں شہادت پائی۔ آپ شہادت کے وقت روزے سے تھے۔ حضرت جبیر بن مطعم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ کو ہفتے کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان حش کوکب میں دفن کیا گیا۔ یہ جنت البقیع کے بالکل قریب ہی ایک جگہ تھی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہا کرتے تھے کہ عنقریب ایک مرد صالح وفات پائے گا اور اسے وہاں دفن کیا جائے گا اور لوگ اس کی پیروی کریں گے۔ حضرت عثمانؓ کی تدفین کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ مفسدین نے تین روز تک آپ کی تدفین نہیں ہونے دی۔ پھر حضرت علیؓ کی کوششوں سے آپ کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال ابھی کچھ ذکر مزید چلے گا ان شاء اللہ۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مولوی محمد ادریس تیرو صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ، مکرمہ امینہ نائیگا کارے صاحبہ یوگنڈا، مکرم نوحی قزق صاحب شام، مکرمہ فرحت نسیم صاحبہ ربوہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد انکی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔